70363 ۔ خودکشی کا حکم اور خود کشی کرنے والے کی نماز جنازہ اور اس کے لیے دعا کرنا

سوال

میری خالہ کی بیٹی فوت ہو چکی ہے، اور زیادہ احتمال اور واضح یہی ہوتا ہے کہ اس نے خود کشی کی ہے، اس لیے خود کشی کرنے والے کا حکم کیا ہے؟
اور اللہ تعالی کے ہاں اس کی حالت کیا ہے ؟
اور اس سے کمی کرنے کے لیے والدین کو کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

خود کشی کبیرہ گناہ میں شمار ہوتی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ خود کشی کرنے والے شخص کو اسی طرح کی سزا دی جائےگی جس طرح اس نے اپنے آپ کو قتل کیا ہو گا.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر قتل کیا تو وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لیے گرتا رہے گا، اور جس نے زہر پي کر اپنے آپ کو قتل کیا تو جہنم کی آگ میں زہر ہاتھ میں پکڑ کر اسے ہمیشہ پیتا رہے گا، اور جس نے کسی لوہے کے ہتھیار کے ساتھ اپنے آپ کو قتل کیا تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہو گا اور ہمیشہ وہ اسے جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5442) صحیح مسلم حدیث نمبر (109).

اور ثابت بن ضحاك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے دنیا میں اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا اسے قیامت کے روز اسی کا عذاب دیا جائیگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5700) صحیح مسلم حدیث نمبر (110).

اور جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم سے پہلے لوگوں میں ایك شخص زخمی تھا جس اور وہ اسے برداشت نہ کر سکا تو اس نے چھری لیکر اپنا ہاتھ

کاٹ لیا اور خون بہنے کی وجہ سے مر گیا، تو اللہ تعالی نے فرمایا: میرے بندے نے اپنی جان کے ساتھ جلدی کی ہے، میں نے اس پر جنت حرام کر دی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3276) صحیح مسلم حدیث نمبر (113).

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور سزا اور دوسروں کو اس سے دور رکھنے اور روکنے کے لیے کہ وہ ایسا کام مت کریں، خود کشی کرنے والے شخص کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھائی، اور دوسرے لوگوں کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت دی، اس لیے اہل علم اور فضل و مرتبہ والے لوگوں کے لیے مسنون یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ کی پیروی اور اتباع کرتے ہوئے خود کشی کرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا نہ کریں.

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنے آپ کو تیر کے ساتھ قتل کر لیا تھا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں فرمائی"

صحیح مسلم حدیث نمبر (978).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

المشاقص: چوڑے تیر کو کہتے ہیں.

اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ خودکشی جیسی نافرمانی کرنے والے شخص کی نماز جنازہ نہیں ادا کی جائیگی.

عمر بن عبد العزیز، اوزاعی رحمہما اللہ تعالی کا یہی مذہب ہے، اور حسن، نخعی، قتادہ، مالك، ابو حنیفہ، شافعی، اور جمہور علماء کرام رحمہم اللہ تعالی کا مسلك ہے کہ اس ك نماز جنازہ ادا کی جائیگی.

اور اس حدیث کا انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور سزا اور لوگوں کو اس طرح کے کام سے منع کرتے ہوئے خود تو نماز جنازہ ادا نہیں فرمائی، تاہم صحابہ کرام کو اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کا حکم دیا تھا. انتہی

دیکھیں: شرح المسلم للنووی (7 / 47).

اس کا معنی یہ نہیں کہ ۔ اگر اس لڑکی کی خود کشی ثابت ہو جائے تو ۔ اس کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعاء نہ کی جائے، بلکہ تمہارے لیے تو یہ حتمی چیز ہے کہ اس کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کریں، کیونکہ وہ اس کی

محتاج اور ضرورتمند ہے.

اور پھر خود کشی کوئی کفر تو نہیں جو دائرہ اسلام سے خارج کر دے جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال اور گمان ہے، بلکہ یہ تو کبیرہ گناہ ہے جو اللہ تعالی کی مشئیت پر ہے قیامت کے روز اگر اللہ تعالی چاہے تو اسے معاف کر دے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے، اس لیے آپ اس کے لیے دعا کرنے میں سستی اور کاہلی سے کام مت لیں، بلکہ اس کے لیے پورے اخلاص کے ساتھ مغفرت اور رحمت کی دعا کریں، ہو سکتا ہے یہ اس کی مغفرت اور بخشش کا سبب بن جائے.

واللہ اعلم .